تعلیماتِ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان

از

مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی

ناشر

مجلسِ اصحابِ قلم، کولکاتا

بیادگار: حضور جلالۃ الارشاد الحاج الشاہ محمد نمازی تیغی قادری علیہ الرحمۃ

بفیض روحانی:

مخدوم گرامی جلالۃ الہدایت الحاج الشاہ محمد عبد الغفار نمازی تیغی قبلہ دامت برکاتہم

تعلیمات خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ

از

مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی

باہتمام

خانقاہ تیغیہ نمازیہ، جامعہ عبد اللہ بن مسعود

ناشر: مجلس اصحاب قلم

نوری مسجد، تلجلا روڈ، کولکاتا- ۴۶

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	تعلیمات خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ
تالیف	:	مفتی محمد رحمت علی تیغی مصباحی
باہتمام	:	خانقاہ تیغیہ نمازیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعود
پروف ریڈنگ	:	مفتی محمد حسان رضا تیغی مصباحی و مولانا محمد عبدالقدوس تیغی مجاہدی
کمپوزنگ	:	حافظ محمد عبدالستار تیغی مسعودی
بموقع	:	جشن ولادت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و فاتحہ چہلم مرحومہ زہرا خاتون ۱۴ر رجب المرجب ۱۴۴۳ھ/۱۶ر فروری ۲۰۲۲ء
صفحات	:	۳۲
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۵۰

For Contact:

JAMIA ABDULLAH BIN MASOOD, Gharib Nawaz Masjid,

92,West Chowbhaga, Gulshan Colony, Kolkata- 700 100

Mobile: 9433295643,7003992205 | www.jabm.in

E-mail:jamia092@gmail.com|maqalam095@gmail.com

حرف اولیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم...اما بعد!

گذشتہ ۴؍جمادی الاٰخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۸؍جنوری ۲۰۲۲ء بروز سنیچر صبح ۱۱؍بجکر ۷؍منٹ پر میری والدہ مکرمہ محترمہ مشفقہ کا ڈھائی تین مہینہ کی مختصر علالت کے بعد وصال پُرملال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ رب العالمین ارحم الرحمین جل جلالہ ان کی مغفرت فرمائے اور غریق رحمت فرمائے۔ آپ کے پسماندگان میں شوہر نامدار محمد اسرائیل قادری اور ۳؍فرزندگان محمد اختر علی، محمد رحمت علی مصباحی (راقم الحروف) اور محمد عظمت علی اور ایک بیٹی کلیمہ خاتون ہیں۔

موت برحق ہے، قانون الٰہی ہے، رب کا اٹل فیصلہ ہے، کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ اور کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ ﴿ۚۖ۲۶﴾ وَّ یَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ﴿ۚ۲۷﴾ کا اعلان عام ہے۔ اسی پر ہر مومن کا ایمان ہے۔ صبر ہی میں بھلائی ہے اور مرحومین کے لیے ایصال ثواب کا کام ہی سب سے زیادہ فائدہ مند اور کارگر ہے۔ ان سے محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ رونے گانے اور آنسو بہانے کے بجائے رب کے حکم اور مرضی پر راضی رہتے ہوئے ان کے لیے صدقۂ جاریہ اور ثواب کا کام کثرت سے کیا جائے۔ چہارم، دسواں، بیسواں اور چالیسواں کا مقصد بھی ایصال ثواب اور دعاے مغفرت کرنا اور کرانا ہوتا ہے۔ ان مواقع پر عموماً میلاد کی محفلیں ہوتیں ہیں اور غربا و مساکین اور مدارس کے طلبہ وغیرہ کی ضیافت کی جاتی ہے۔ یہ ثواب کے کام ہیں، ان پر اللہ تبارک و تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر کرم بالائے کرم یہ ہے کہ ثواب جس مومن بندے کو بخشا جاتا ہے، رب تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے، اس کی مغفرت فرماتا ہے، عذاب سے رہائی دیتا ہے اور درجے بڑھاتا ہے۔

میری والدہ مرحومہ کا بھی چالیسواں ۱۴؍رجب المرجب ۱۴۴۳ھ/ مطابق

۱۶؍ فروری ۲۰۲۲ء کو ہونا طے پایا ہے۔ غربا و مساکین کو کھلانے کا پروگرام بنا۔ محفل میلاد قائم ہوگی علما و مشائخ آئیں گے۔ عوام و خواص اور رشتہ داروں کا اجتماع ہوگا۔ مغفرت اور گناہوں کی معافی اور درجات میں بلندی کے لیے دعائیں ہوں گی۔

فقیر قادری نے سوچا کہ ان سارے امور کے ساتھ والدہ کے لیے کوئی یادگار صدقہ جاریہ کا کام کیا جائے، جس سے مسلسل ان کی قبر میں ثواب پہنچتا رہے۔ صدقہ جاریہ میں علم نافع کا کام بھی شامل ہے، اس خیال سے میں نے ایک کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا کہ جب تک لوگ پڑھتے رہیں گے اور پڑھ کر عمل کرتے رہیں گے میری والدہ کو اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔ چوں کہ رجب المرجب کا مہینہ ہے، اس مہینے کی ۱۴؍ تاریخ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی تاریخ ہے۔ اسی مناسبت سے امت کی اصلاح عقائد و اعمال کی غرض سے غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب و تصانیف سے ان کی تعلیمات کو اکٹھا کرنے کی حقیر کوشش کی ہے، اور جسے اپنی والدہ کی چالیسواں کے موقع سے ۱۴؍ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ / ۱۶؍ فروری ۲۰۲۲ء کو بنام "تعلیمات خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" آپ کے ہاتھوں میں پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ دعا کیجیے کہ رب تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور تمام مومنین و مومنات کے ساتھ میری والدہ اور اہل خاندان کے مرحومین کو اس کا ثواب مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین و علیٰ آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم.

فقط

محمد رحمت علی تیغی مصباحی

- سربراہ اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود،

و دارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ، کولکاتا

مورخہ ۶؍ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

۸؍ فروری ۲۰۲۲ء بروز سہ شنبہ

۱؍ بجے شب

تھدیہ وشرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

سلطان الہند عطائے رسول
سیدنا خواجہ **غریب نواز** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور
امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور
حضور شیخ المشائخ محبوب الاولیاء
الحاج الشاہ **محمد تیغ علی سرکار سُرکاہی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور
جلالۃ العلم، حافظ ملت، علامہ شاہ
محمد عبد العزیز محدث مرادآبادی ثم مبارک پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اور
مرشدی سیدنا شاہ **محمد نمازی علی تیغی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی مقدس بارگاہوں میں پیش کرتا ہوں۔
گر قبول افتد زہے عزو شرف

فقط محمد رحمت علی قادری مصباحی

دعاے مغفرت کی گزارش

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ..............:

والدۂ محترمہ مشفقہ زہرا خاتون مرحومہ

خالۂ محترمہ فاطمہ خاتون مرحومہ

خوش دامن صاحبہ محترمہ حسینہ خاتون مرحومہ

عم محترم جناب محمد نظیر احمد خطابی تیغی مرحوم

برادر نسبتی محترم جناب محمد حسین غفاری مرحوم

حاجی محمد عبدالرزاق تیغی مرحوم (عزیز پور)

جناب عبدالقیوم غفاری مرحوم (گھرگپور)

حافظ محمد حیدر علی مسعودی تیغی مرحوم (بھاگلپور)

صوفی عبداللطیف تیغی مرحوم

صوفی محمد نیاز قادری مرحوم (برہٹیا، ویشالی)

اور جملہ اہل خاندان نانا، نانی، دادا، دادی وغیرہم مرحومین

کے لیے خصوصی دعاے مغفرت فرمائیں۔

....

العارض: محمد رحمت علی تیغی قادری مصباحی بن محمد اسرائیل قادری

سربراہ اعلیٰ جامعہ عبداللہ بن مسعود - ودارالعلوم قادریہ ضیاے مصطفیٰ، کولکاتا

مدرسہ شرف العلوم غریب نواز (کولکاتا)-ومدرسہ معراج العلوم (گھسرڑی)

مدرسہ مدینۃ الاسلام شاہی (چترا)- ودارالعلوم قادریہ معتبریہ بشرا مپور (گیا)

ومدرسہ غوثیہ فیض الکریم ،(سیتامڑھی) -بانی ومتولی غریب نواز مسجد وغوث اعظم مسجد (کولکاتا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم...اما بعد!

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختصر حالات زندگی

عطائے رسول، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سنجری ثم اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں۔ آپ ہی کی ذاتِ والا صفات وہ ہستی ہے، جس کے دم قدم کی برکت سے، ہمارے ملک ہندوستان میں اسلام کی بہاریں آئیں اور آپ کی تعلیمات کی برکت سے ملک کے کونے کونے میں اسلام کی روشنی پہنچی۔ لاکھوں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم اور انعام پر تکریم عطا ہوا۔ یہ حقیقت ہے کہ دین اسلام کے فروغ و اشاعت میں آپ کو مادی طاقتوں سے کڑا مقابلہ کرنا پڑا اور ظالموں کے ظلم کا نشانہ بھی بننا پڑا، مگر اس کے باوجود خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری زندگی اخوت و محبت کا درس دیا امن و امان بھائی چارگی کی تعلیم دی۔ ایک انسان کو دوسرے انسان سے مل کر رہنا سکھایا۔ خدمت خلق کو اپنی حیات مستعار کا نصب العین بنایا۔ بلا تفریق مذہب و ملت سماج میں رہنے والے ہر فرد کے دکھ درد میں کام آتے رہے اور ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کی کوششیں کیں۔

ذیل میں مختصراً سوانح عمری درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں:

تاریخ پیدائش: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۴/ رجب المرجب ۵۳۶ ھ/ بمطابق ۱۱۴۳ء بروز پیر کو جنوبی ایران کے علاقے سیستان، صوبہ خراسان کے نزدیک سنجر نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔

والدین کریمین: آپ کے والد ماجد کا نام سید خواجہ غیاث الدین حسن ہے جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے آفتاب تھے۔ جن کا مزار اقدس عراق میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

والدہ محترمہ کا اسم گرامی سیدہ بی بی ماہ نور اور کنیت ام الورع ہے، یہ بھی نہایت ہی زاہدہ اور عابدہ خاتون تھیں۔

آپ کا سلسلۂ نسب بارہ واسطوں سے سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے۔آپ حسنی اور حسینی سید ہیں۔(اقتباس الانوار، ص:۳۴۶)

پدری سلسلۂ نسب: خواجہ معین الدین بن غیاث الدین بن کمال الدین بن احمد حسین بن نجم الدین طاہر بن عبدالعزیز بن ابراہیم بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن علیِ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مادری سلسلۂ نسب: بی بی ام الورع موسوم بہ بی بی ماہ نور بنت سید داود بن سید عبداللہ حنبلی بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ اخوند بن سید عبداللہ بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علیِ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ولادت کی برکت: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت پوری دنیا کے لیے باعثِ رحمت اور سعادت بنی۔آپ نے اس دنیا میں عرفانِ خداوندی، خشیتِ ربانی اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چرچا کیا اور کفر و شرک کی گھٹاٹوپ کو اسلام و ایمان کی روشنی سے جگمگا دیا۔

خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میرا لختِ جگر نورِ نظر جب میرے شکم میں جلوہ گر ہوا۔ میرا گھر خیر و برکت سے بھر گیا اور جب میرے بچے کے جسم میں روح ڈالی گئی۔ اس وقت سے ہر شب آدھی رات کے بعد صبح صادق تک میرے شکم سے تسبیح و تہلیل کی آواز آنے لگی اور میں ہر شب اس آواز میں گم ہو جاتی ۔ میرا بچہ جب تولد پذیر ہوا تو سارا گھر جگمگا گیا۔اور گھر میں رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے لگیں۔

تعلیم و تعلم اور روحانی انقلاب: آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے والد گرامی سید غیاث الدین حسن علیہ الرحمۃ سے ہوئی۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ۹ر سال کی عمر شریف میں

آپ حافظ قرآن ہوگئے تھے۔ جب آپ کی عمر شریف ۱۵ر سال کی ہوئی تو والد گرامی پردہ فرماگئے۔ اور جب آپ ۱۷ر سال کے ہوئے تو والدہ بھی وصال فرماگئیں۔ آپ کو وراثت میں ایک باغ اور پن چکی ملی تھی، جس کی آمدنی سے آپ کے اخراجات پورے ہوتے تھے۔ آپ اپنے باغ کی خود دیکھ بھال کرتے، آب پاشی کرتے اور اس کے ضروریات مہیا فرماتے۔

ایک مرتبہ آپ اپنے باغ میں کسی کام میں مصروف تھے کہ اسی دوران وقت کے ایک عظیم مشہور و مجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی علیہ الرحمۃ باغ کے اندر آتے نظر آئے۔ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی اپنا سارا کام چھوڑ کر ان کی طرف لپک کر بڑھے اور سلام و مصافحہ اور دست بوسی فرمائی، عزت و اکرام سے بیٹھایا اور ضیافت کے لیے انگور کا تازہ گچھہ توڑ کر پیش کیا۔ بزرگ نے تناول فرمایا اور خواجہ صاحب کی تواضع اور اظہار عقیدت و محبت سے بہت خوش ہوئے۔ اور ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے بطور اپنی جھولی سے روٹی کا ٹکڑا نکالا اور اپنے منہ میں چبا کر خواجہ صاحب کو پیش کیا۔

خواجہ صاحب نے بھرپور عقیدت کے ساتھ تبرک سمجھ کر کھالیا۔ اس کو کھاتے ہی باغ میں ایک نور ظاہر ہوا اور آپ کی حالت میں انقلاب بپا ہوگیا۔ دنیا و مافیہا سے دل اچاٹ ہوگیا۔ معبود حقیقی و مسجود برحق کی طرف قلب کا رجحان تیز سے تیز تر ہونے لگا۔ آپ نے باغ اور پن چکی فروخت کر کے سارا مال فقرا اور مساکین میں تقسیم فرمادیا اور راہ خدا میں علوم و معارف کے تحصیل کے ارادے سے روانہ ہوگئے۔

بیعت و ارادت: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ سمرقند اور بخارا پہنچے۔ اکابر علما و فقہا اور مفسرین و محدثین سے اکتساب علوم و فنون کی ظاہری تکمیل کے بعد، باطنی تعلیم کے لیے عراق تشریف لے گئے اور بغداد کے قصبہ ہارون میں پہنچ کر حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اور بیس سالوں تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔

سفر و حضر میں ساتھ رہتے اور پیر و مرشد کا سامان سر پر رکھ کر چلتے۔

زیارت حرمین شریفین: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے ساتھ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔

بشارت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جب دوبارہ حج و زیارت کے لیے حرمین شریفین گئے۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہوئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معین الدین! تم میرے دین کے معین ہو۔ ہندوستان چلے جاؤ اور وہاں ظلمت کفر و شرک کو ختم کر کے دین اسلام کی روشنی سے مخلوق خدا کو منور و مجلی کرو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس سے آپ کو ایک جنتی سیب یا انار بھی ملا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت و عنایت سے کافی محظوظ ہوئے لیکن ایک بات کی فکر دامن گیر ہوئی کہ ہندوستان کیسے جاؤں گا؟ ٹھکانہ کہاں بناؤں گا؟ اس فکر میں مبتلا تھے کہ دوسری شب دوبارہ سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہوا اور ہندوستان کا نقشہ اور اجمیر معلی کو مرکز و محور بنانے کا اشارہ کر دیا گیا۔

ہندوستان آمد: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم و اشارے پر ہندوستان تشریف لے آئے۔ راستے میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے مزار انور پر اکتساب فیض کے لے چالیس دنوں تک قیام فرمایا۔ اور بے پناہ فیوض و برکات حاصل کر کے وہاں سے آگے روانہ ہوئے۔ اور داتا صاحب کی بارگاہ میں یہ اشعار بھی آپ نے پڑھا۔ ع

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل ناقصاں را رہنما

لاہور سے دہلی تشریف لائے اور وہاں کچھ دنوں قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ قطب

الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ اور کئی مریدین بھی بغداد سے آپ کے ساتھ ہو لیے تھے اور کچھ راستے میں شریک سفر ہوئے، اور پھر دہلی میں بہت سے لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کرکے داخل اسلام ہوکر آپ کی غلامی میں داخلہ حاصل کیا۔ جب اجمیر شریف پہنچے تو ان کی تعداد چالیس کو پہنچ چکی تھی۔

اجمیر معلّٰی میں قیام: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا مرکز اجمیر شریف کو بنایا اور یہاں دوران قیام ابتدا میں اونٹ کے بیٹھے رہ جانے کا واقعہ۔ اناساگر کا سارا پانی ایک پیالے میں آجانے کا واقعہ۔ نیز ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر جے پال جوگی سے مقابلہ کا واقعہ۔ اور اس طرح کے دیگر بہت سے واقعات مثلاً راجہ پرتھوی راج چوہان کی گرفتاری وغیرہ رونما ہوئے۔ آپ کے کرامات و تصرفات، خدائی طاقت اور مصطفائی عنایت و توجہات کی برکت سے اسلام کی حقانیت و صداقت اور اس کی شعائیں کچھ ہی دنوں میں اجمیر سے نکل کر پورے ملک میں پہنچ گئیں اور سارا ہندوستان آپ کے زیر ولایت آگیا۔ آپ کے خلفا و تلامذہ و مریدین پورے ملک میں پھیل گئے ۔ انھوں نے اشاعت اسلام اور رشد و ہدایت کا عظیم فریضہ انجام دیا۔ چشتی فیضان سے سارا ملک جگمگا گیا اور ہندوستان ولیوں کا ملک بن گیا۔

یہی وجہ ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ملک ہندوستان میں اشاعت اسلام کا عظیم کارنامہ خواجہ پاک ہندالولی کے ذریعے انجام پذیر ہوا۔ چنانچہ دیوبندیوں کا سرغنہ مولانا علی میاں ندوی نے کہا کہ: ہندوستان میں جو کچھ خدا کا نام لیا گیا اور سلسلہ کا کام کیا گیا وہ سب چشتیوں اور ان کے مخلص، عالی ہمت، بانی سلسلہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسانات اور کارناموں میں شمار کیے جانے کے قابل ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس ملک پر اس سلسلہ کا حق قدیم ہے۔ مولانا غلام علی آزاد نے صحیح لکھا "لاشک بزرگان چشت عنبر سرشت راحقے است قدیم بر ولایت ہند" یعنی اس میں کوئی

شک نہیں کہ بزرگان سلسلہ چشت کا ملک ہندوستان پر حق قدیم ہے۔ صاحب سیر الاقطاب نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں خواجہ صاحب کے دم قدم کی برکت سے اسلام کی اشاعت ہوئی اور کفر کی ظلمت یہاں سے کافور ہوئی۔

آپ کا حسن اخلاق: بے شک غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جودو سخا کے پیکر تھے۔ آپ کے خلیفہ خاص و جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں بیس سال حضرت کی خدمت میں رہا ہوں، کبھی کسی کو حضرت نے انکار نہیں کیا۔ جب کوئی شخص کچھ مانگنے آتا، آپ مصلی کے نیچے ہاتھ ڈال کر، اس کی قسمت میں جو ہوتا وہ اس کو مرحمت فرماتے۔ غریبوں کی بندہ پروری کرنے کے عوض، عوام نے آپ کو "غریب نواز" کا لقب دیا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں اس بیس سالہ عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کبھی غصہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

مفسر اعظم پاکستان مفتی فیض احمد علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

محبت، خیانت، تشکر، سخاوت، مہمان نوازی، قناعت، خدا پر یقین، امید، عقیدہ وایمان، صداقت، ایمانداری، اتحاد، تنظیم، پارسائی، اخلاص، سماجی خدمت کا جذبہ اور معاشرے کا کارآمد رکن بننے کی خواہش، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیدا کردہ معاشرے کی بنیادی اقدار ہیں۔ (سوانح وارشادات خواجہ غریب نواز، ص:۶)

آپ کی تصنیفات: (۱) انیس الارواح: یا انیس دولت، (خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات پر مشتمل ہے) (۲) گنج الاسرار (سلطان التمش کی تعلیم و تلقین کے لیے لکھی)۔ (۳) دلیل العارفین، (اس میں مسائل طہارت، نماز، ذکر، محبت، وحدت و آداب سالکین وغیرہ ہیں)۔ (۴) بحر الحقائق (۵) اسرار الواصلین (۶) رسالہ موجودیہ (۷) دیوان مُعین الدین چشتی، (۸) کشف الاسرار (تصوف پر مشتمل ہے)۔ (۹) رسالہ

آفاق وانفس (تصوف کے نکات پر مشتمل) (۱۰) رسالۂ تصوف منظوم (۱۱) حدیث المعارف۔

وصال پرملال: حضرت خواجہ پاک ہندالولی غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال پر ملال ۶/رجب المرجب ۶۳۲ھ اور ایک روایت کے مطابق ۶۳۳ھ میں ہوا۔

مرآۃ الاسرار میں ہے کہ جس رات خواجۂ بزرگ نے رحلت فرمائی، چند اولیا اللہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرمارہے ہیں: ”اللہ کے دوست معین الدین آرہے ہیں، ہم ان کے استقبال کو آئے ہیں“۔ انتقال کے وقت آپ کی پیشانی پر ہرے رنگ کے نور سے یہ لکھا تھا ”حبیب اللہ مات فی حب اللہ“ یعنی اللہ کے دوست نے اللہ کی دوستی میں وفات پائی۔ (مرآۃ الاسرار، ص:۶۰۹)

صاحبزادگان: خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تین صاحبزادے ہیں: (۱) خواجہ فخر الدین چشتی (۲) خواجہ ابوسعید چشتی (۳) خواجہ حسام الدین چشتی اور ایک صاحب زادی سیدہ جمال ہے۔ خواجہ فخر الدین چشتی علیہ الرحمہ کا مزار پر انوار اجمیر سے ۶۰/ کلومیٹر دور سروار شریف میں ہے۔ خواجہ ابوسعید چشتی علیہ الرحمہ کا مزار درگاہ شاہی گھاٹ پر ہے اور خواجہ حسام الدین علیہ الرحمہ ایام جوانی میں ہی مردان غیب میں شامل ہوگئے تھے۔

آپ کے خلفا: حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کئی خلفا ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں: قطب الدین بختیار کاکی (خلیفہ و جانشین)، فرید الدین مسعود گنج شکر، نظام الدین اولیا مشہور خلیفہ، ابوالحسن یمین الدین خسرو، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، السید اشرف جہانگیر سمنانی، عطا حسین فانی، شاہ جمال بابا، شیخ حمید الدین صوفی سعید ناگوری المعروف سلطان التارکین شیخ فخر الدین اجمیری، بی بی حافظہ جمال دختر شان، خواجہ محمد یادگار سبزواری، شمس الدین التمش (بادشاہ ہندوستان)، شاہ فخر الدین گردیزی، مولانا ضیاء الدین بلخی، شہاب الدین محمد بن سام غوری فاتح دہلی، پیر حاجی سید علی شاہ بخاری۔

خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دل اور روح کے حکمراں: سلاطین و حکمراں تو زمین پر حکومت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کی حکومت صرف ایک عہد تک محدود ہوتی ہے اس کے بعد ختم ہوجاتی ہے، لیکن دل و روح کے حکمرانوں کی حکومت رعایا کے ساتھ ساتھ خود زمین کے بادشاہوں پر بھی ہوتی ہے۔ ان کی بادشاہی فقیری ہوتی ہے۔ وہ فقیر ہوتے ہوئے بھی دلوں کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کی بادشاہی زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتی ہے اور جسم و روح دونوں پر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز بھی دل و روح کے حکمراں تھے اور آج بھی ان کی حکومت قائم ہے۔

آپ کا مزار انور عقیدت کا مرکز: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے انتقال فرما جانے کے بعد، آپ کے تعلق سے لوگوں کی عقیدت میں مزید اضافہ ہوگیا، جس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ شاہ جہاں کی صاحبزادی جہاں آرا بیگم دربار میں حاضر ہوئیں تو فرط عقیدت سے بے خود ہوگئیں اور دوپٹہ سے مزار کی خاک روبی کی سعادت حاصل کی اور غایت ادب کا یہ عالم تھا کہ جب تک اجمیر میں رہیں اس وقت تک ادھر قدم نہیں پھیلایا جدھر حضرت کا مزار اقدس تھا۔

ہندوستان کے بادشاہوں میں غالباً سب سے زیادہ عقیدت و محبت کا اظہار جلال الدین اکبر نے کیا، وہ اکثر ایک عام زائر کی طرح بڑی مسافت طے کرکے مزار اقدس تک پاپیادہ گیا۔ اکبر نے ہی بڑی ڈیگ بنوائی۔ جہانگیر اور شاہ جہاں نے بھی اس دربار میں حاضری دی۔ حضرت اورنگ زیب عالم گیر علیہ الرحمۃ نے بھی جبین عقیدت خم کی۔ وہ کئی دفعہ اجمیر گئے اور مزار پر حاضری دینے جاتے تو اپنے مستقر سے روضہ تک پیدل جاتے تھے اور مزار پر نذرانہ بھی پیش کرتے تھے۔

اسی طرح مختلف ملکوں کے حکمران ہر زمانے میں ان کے روضہ پر حاضری کو سعادت سمجھتے رہے اور حکمراں ہی کیا بلکہ امیر و غریب ہر طرح کے لوگ حاضری دیتے

رہے ہے۔ آج بھی لاکھوں عقیدت مند افراد، ان کے دربار میں اس امنگ اور جذبے سے جاتے ہیں، جو جذبہ لے کر عہد وسطی کے سلاطین جاتے تھے۔ اس فقیر بے نوا کے مزار پر کشاں کشاں عقیدت مندوں کا ہجوم، ان کی بادشاہی اور ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆☆☆

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتی زندگی ان کے متوسلین کے لیے نمونہ تھی۔ انھوں نے اپنی زندگی اور فقیری کے ذریعہ لوگوں کو سادگی کا درس دیا۔ وہ اکثر پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے، اکثر روزے رکھتے تھے، کھانا مختصر تناول فرماتے تھے۔ ان کا پیغام تھا کہ لباس ستر پوشی کے لیے ہے اور غذا انسانی زندگی کی بقا کے لیے۔ کھانا اور کپڑا مقصد حیات نہیں بلکہ وسائل حیات ہیں۔ انسان کو زندگی ایک بڑے مقصد کے لیے بطور عطیہ دی گئی ہے اور وہ مقصد عبادت الٰہی اور خدمت خلق ہے۔ اس لیے زندگی کو اسی مقصد میں صرف کرنا چاہیے، محض حیوانی جذبات کی تسکین میں نہیں۔ اپنی زندگی کے عملی نمونے سے انھوں نے جو درس دیا، وہی ان کی تعلیمات میں بھی جھلکتا ہے۔

چناں چہ ذیل میں سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمات کے چند گوشے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ رب قدیر پہلے مجھے پھر تمام مسلمانوں کو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالی سے دوستی کیسے حاصل ہوتی ہے؟

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی کی دوستی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ پھر خود ہی جواب دیا کہ ان چیزوں کے ساتھ دشمنی رکھنے سے اللہ کے ساتھ دوستی نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالی کی محبت میں آڑے آتی ہیں، مثلا دنیا اور نفس۔ (دلیل العارفین)

درویشی کیا ہے؟

خواجہ پاک ہندالولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اصل درویشی یہ ہے کہ جو بھی اس کے پاس آئے اسے محروم نہ کرے۔ اگر کوئی بھوکا آئے تو اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ اگر کوئی ننگا آئے تو اسے عمدہ لباس پہنانا چاہیے بہرحال کسی شخص کو محروم نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی پرشش احوال کرنا چاہیئے۔(دلیل العارفین)

کبھی بھی تمھاری وجہ سے کسی کا دل نہ ٹوٹے

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک بوڑھا شخص دور سے پیدل چل کر کھانا لایا۔ وہ بہت خوش تھا کہ آپ یہ کھانا ضرور کھائیں گے اسے معلوم نہ تھا کہ آپ روزے سے ہیں۔ آپ نے اس کا دل رکھنے کے لیے روزہ توڑ دیا۔ وہاں موجود ایک شخص نے آپ کو یاد دلایا کہ آپ کا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا: روزہ توڑنے کا کفارہ ہے لیکن دل توڑنے کا کفارہ نہیں۔ خیال رکھو! کبھی بھی تمھاری وجہ سے کسی کا دل نہ ٹوٹے۔

مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ بھی اللہ کے ولی ہیں اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اللہ کے ولی ہیں۔ آپ کی اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت میں کیا فرق ہے؟ خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سوال کرنے والے سے پوچھا: تم کیا کرتے ہو؟ وہ بولا: میں زمیندار ہوں کافی رقبے کا مالک ہوں۔ اس سائل کے ساتھ ایک دوسرا آدمی بھی تھا۔ اس سے پوچھا: تم کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں اسی زمیندار کی زمین پر مُزارع ہوں (ہل چلاتا ہوں)۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جو فرق زمیندار اور مزارع (ہل چلانے والے) کے منصب میں ہے، وہی فرق میری اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت کی زمین کے مالک ہیں اور ہم اس کے مزارع (خدمت گزار) ہیں۔ ہمارا کام زمینِ ولایت میں ہل چلانا ہے اور ولایت کی فصل کے مالک حضرت علی مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ آپ جس کو جو چاہیں خیرات کردیں۔ سارے اولیا کا یہی کہنا ہے کہ ہمیں ولایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بارگاہ سے ملی ہے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الاولیاء یعنی تمام ولیوں کے سردار ہیں۔

سبق: خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ جواب بدعقیدوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرح ہیں۔ جب سلطان الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح نہیں تو ہم خاک کے پتلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کیوں کر ہوسکتے ہیں (العیاذ باللہ)۔

نماز کی اہمیت و فضیلت

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود صلاۃ و سنت کے بہت پابند تھے اور اپنے مریدین اور تلامذہ کو اس کی بڑی تاکید و تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ سیرت پاک خواجہ غریب نواز مصنفہ علامہ شبیر حسین چشتی نظامی ص:۱۲۷ میں ہے:

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: نماز ایمان والوں کے لیے معراج کا درجہ رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: الصلاۃ معراج المومنین یعنی نماز کا درجہ دوسری تمام عبادتوں سے بلند ہے جو عبادت مسلمانوں کو خدا سے ملا دیتی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اور وہ راز صرف نماز ہی میں کہہ سکتا ہے۔

سبق: جو لوگ خدائے پاک کا قرب چاہتے ہیں، وہ نماز سے ہرگز غفلت نہ برتیں۔

نماز پنجگانہ کی فضیلت و برکت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے محبوب قریشی علیہ الرحمۃ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ جو شخص پنجگانہ نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے، کل قیامت کے روز اس

کی نمازوں کا نور بہشت میں جانے تک اس کے آگے آگے ہوگا اور اس طرح اس کی رہنمائی کرے گا۔(دلیل العارفین، ص:۳۲)

نماز پنجگانہ کی پابندی کمال ایمان کی دلیل ہے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہے الایمان لمن الصلاۃ یعنی ایمان تو اسی شخص کا معیاری ہوتا ہے جو نماز کا پابند ہو۔

وقت پر نماز ادا نہ کرنے پر وعید

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ امام زاہد کی تفسیر میں یوں ہے۔فو یل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون.یعنی نماز کی ادائیگی کو بھول جانے والوں کے لیے دوزخ کا خصوصی حصہ "ویل" ہے۔اور "ویل" دوزخ میں ایک خاص گڑھا ہے۔بعض مفسرین کہتے ہیں کہ "ویل" دوزخ کی ایک وادی ہے اور جس میں سب سے زیادہ سخت قسم ہوگا۔ جو نماز اپنے وقت پر نہیں پڑھتے،اس کو اسی میں ڈالا جائے گا۔

نماز اشراق کی فضیلت و برکت

دلیل العارفین میں ہے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے فقہ اکبر میں امام المتقی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روایت میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک کفن چور چالیس سال تک کفن چرانے کا کاروبار کرتا رہا۔ جب وہ فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ یوں ٹہلتا ہوا دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو تو کفن چرانے کا کاروبار کرتا تھا۔ تو نے کون سا نیک کام کیا ہے جو تجھے بہشت مل گئی ہے؟اس نے جواب دیا: میرا روزانہ کا معمول یہ تھا کہ جب میں صبح کی نماز پڑھ لیتا تو جائے نماز پر ہی بیٹھا رہتا اور جب آفتاب طلوع ہوتا تو میں اشراق کی نماز پڑھتا۔اس کے بعد کفن چرانے کے

کاروبار میں مشغول ہو جاتا کیوں کہ اللہ تعالی تھوڑی سی نیکی کو بھی قبول فرمالیتا ہے۔ وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ اس لیے میری عادت کی وجہ سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور میرے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا اور بہشتیوں کا درجہ مجھے عطا فرمایا۔ (ص:۲۱)

سبق: نیک کاموں کی عادت اختیار کرنا بلاشبہ اچھی بات ہے لیکن یہ سوچنا کہ گناہ کر لیتے ہیں پھر نیک کام کر لیں گے، گناہ معاف ہو جائے گا، غلط ہے۔ خدائے پاک احکم الحاکمین ہے، رحیم ہے اور جبار و قہار بھی ہے۔ وہ جہاں نیک کاموں کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے وہیں معمولی گناہ پر بھی گرفت فرماکر عذاب میں مبتلا بھی کر دیتا ہے۔

فرض نماز کا ترک کرنا بڑا گناہ ہے

غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: امام خواجہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ نے جو کہ فقہ کے امام ہیں اپنی کتاب "تنبیہ" میں لکھا ہے کہ ہر روز آسمان سے دو فرشتے نیچے زمین پر آتے ہیں۔ ایک کعبہ شریف کی چھت پر آکر بلند آواز سے کہتا ہے: اے لوگو! سنو اور سمجھو! کہ جو شخص اللہ تعالی کی فرض نماز ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالی کی حفاظت سے باہر نکل آتا ہے یعنی اس شخص کو شیطان کسی وقت بھی اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔

اسی طرح دوسرا فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے گنبد پر کھڑے ہو کر باآواز بلند کہتا ہے کہ اے لوگو! سمجھو اور سن لو کہ جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں ادا نہیں کرتا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہتا ہے۔ (دلیل العارفین، ص:۱۶/۱۷)

نماز قضا ہونے پر افسوس کرنے کا ثواب

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی صبح کی نماز قضا ہو گئی اور اتنا زار و قطار روئے کہ غیب سے آواز آئی: اے بایزید! صبح کی نماز قضا ہو جانے پر تم اتنا روئے ہو کہ ہزار نمازوں کا ثواب تیرے نامہ اعمال میں

لکھا گیا ہے۔ (دلیل العارفین، ص:۳۲)

نماز نہیں پڑھنے پر عذاب

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے سنا ہے کہ کل قیامت کے دن جو مسلمان نماز کے فریضہ سے عہدہ برآ ہوں گے، وہی نجات یافتہ ہوں گے۔ اور جو نماز کی ادائیگی کے سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے، وہ دوزخ کے شعلہ میں جلائے جائیں گے۔(دلیل العارفین مترجم ص:۲۶)

رب قدیر ہم لوگوں کو پابندی سے کما حقہٗ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وضو کی برکتیں

سوانح وارشادات خواجہ غریب نواز ص ۱۰: پر ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص رات کو باوضو ہو کر سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک یہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے رہیں فرشتے اس کے سرہانے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! اپنے اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرما کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے۔

سبق: ہم لوگوں کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے وضو کر لیا کریں۔

احکام الٰہی بجالانے کی تاکید وتلقین

"حضرت خواجہ غریب نواز حیات وخدمات" مصنفہ مفتی ضیاء الدین نقشبندی قادری ص ۵: پر ہے۔ خواجہ پاک ہند الولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں ہے، مومن کو چاہئے کہ احکام الٰہی بجالانے میں کمی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا مل جائے گا۔

سبق: سبحان اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت وطاقت پر یونہی کامل اور پختہ

بھروسہ ہونا چاہیے پھر تو بندہ کی یہ شان ہو جاتی ہے کہ ع

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے

اسی کتاب میں ہے: خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے: (۱) اپنے والدین کے چہرے کو دیکھنا۔ حدیث میں ہے: جو فرزند اپنے والدین (ماں باپ) کا چہرہ دیکھتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (۲) کلام مجید کا دیکھنا۔ (۳) کسی عالم بزرگ کا چہرہ عزت واحترام سے دیکھنا۔ (۴) خانہ کعبہ کے دروازے کی زیارت اور کعبہ شریف دیکھنا۔ (۵) اپنے پیر و مرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا۔ (ایضًا)

پیر و مرشد کی خدمت وصحبت کی برکتیں

خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

جس نے جو کچھ پایا خدمت سے پایا۔ پس لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرے۔ نماز، تسبیح، اوراد وغیرہ کی بابت پیر اس سے جو کچھ فرمائے ہوش گوش سے سنے اور بجا لائے، تاکہ وہ کسی مقام پر پہنچ سکے کیوں کہ پیر مرید کو سنوارنے والا ہے اور جو کچھ فرمائے گا وہ مرید کے کمال کے لیے ہی فرمائے گا۔ (ایضًا ص: ۴۷)

تین خصلتیں بندے کو خدا کا دوست بناتی ہیں

غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ اگر کسی میں تین خصلتیں پائی جائیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔ وہ تین چیزیں: (۱) سخاوت (۲) شفقت اور (۳) تواضع ہیں۔ سخاوت

دریا جیسی، شفقت مانند آفتاب اور تواضع زمین جیسی ہو۔ (مذکورہ کتاب، ص: ۵۱)

صحبت کا فائدہ اور نقصان

خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے بری ہے۔ اسی لیے تو بزرگوں کا قول مشہور ہے: "صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند"۔ (مذکورہ کتاب، ص: ۵۲)

جھوٹی قسم کھانے پر وعید

بہت سے لوگ جھوٹی قسم کھانے کو عیب نہیں سمجھتے بات بات پر جھوٹی قسم کھاتے نہیں تھکتے گویا کہ یہ گناہ ہی نہیں۔ العیاذ باللہ

اس کے تعلق سے خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے جھوٹی قسم کھائی گویا اس نے اپنے خاندان کو ویران کر دیا ادھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ (ایضا، ص: ۴۹)

مسلمانوں کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے

آج ظلم و زیادتی کا بازار بہت گرم ہے۔ سارا معاشرہ ظلم و عدوان میں ڈوبا ہوا ہے۔ مسلمانوں میں جذبۂ انتقام کوٹ کوٹ کر بھر گیا ہے۔ کسی کو ستانا فخر کی بات سمجھی جاتی ہے۔ بھائی بھائی کو ستا رہا ہے، کہیں باپ بیٹا کو تو کہیں بیٹا باپ کو۔ اسی طرح کہیں شوہر بیوی کو ستا رہا ہے، تو کہیں بیوی شوہر کو بلا وجہ ستا رہی ہے۔ یونہی ایک پڑوسی اپنے پڑوس سے پریشان ہے بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا کہ گھر کا گھر گاؤں کا گاؤں اسی میں مبتلا ہے۔ حالاں کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کاش کہ ہر شخص اس گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا تو یقیناً ہمارا گھر گاؤں، سماج، امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا۔

خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے تعلق سے یوں ارشاد فرماتے ہیں: اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ ستایا جائے۔ اس سے خدا اور رسول دونوں ناراض

ہوتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: گناہ تم کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل اور رسوا کرنا نقصان پہنچاتا ہے۔(ایضًا ص: ۴۹)

گناہوں سے منع کرنا ضروری ہے

سیرت پاک خواجہ غریب نواز میں ہے: خواجہ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: گناہوں سے منع کرنا ضروری ہے، نیز فرماتے ہیں: میں ایک زمانہ میں بغداد گیا۔ دریائے دجلہ کے کنارے ایک بزرگ ایک کٹیا میں اقامت گزیں تھے۔ میں ان کے پاس گیا، سلام عرض کیا، انھوں نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد انھوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

مجھے دنیا سے کنارہ کشی کیے ہوئے پچاس برس گزر گئے۔ ان دنوں میں بھی تمھاری طرح سفر کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک شہر میں گزر ہوا وہاں ایک بڑا آدمی لین دین میں بڑی سختی کیا کرتا تھا۔ مجھے اس کی یہ حرکت ناگوار تو معلوم ہوئی مگر چشم پوشی کر کے چلا آیا۔ غیب سے آواز آئی: ”اے درویش! تیرا کیا ہو جاتا اگر خدا کے واسطے اس دنیا دار سے کہتا کہ مخلوق خدا پر اتنا ظلم کرنا اچھا نہیں۔ خدا سے ڈر اور جفا سے باز آجا۔ ممکن ہے وہ تیری نصیحت مان جاتا اور ستم سے باز رہتا۔ شاید تجھے یہ خیال آیا کہ یہ دنیا دار جو لطف و ضیافت میرے ساتھ کرتا ہے، وہ پھر نہ کرے گا“۔ بزرگ نے فرمایا: میں اس دن سے سخت شرمندہ ہوں۔ پچاس برس گزر گئے کٹیا سے قدم باہر نہیں نکالا۔ رات دن یہی فکر رہتی ہے کہ اگر خدا نے قیامت کے دن مجھ سے اس بات کے متعلق سوال کیا تو کیا جواب دوں گا۔(ص: ۱۳۸- ۱۳۹)

حلال صحبت کی برکت اور حرام صحبت کی نحوست

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سے دنیا میں بھیجا گیا اور وہ حوا

علیہا السلام سے ہمبستر ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے آدم اٹھو! اور غسل کرو! چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے غسل کیا اور انھیں خوشی اور راحت نصیب ہوئی اور کہا: اے جبریل علیہ السلام! یہ تو بہت اچھا عمل ہے یعنی تو نے جو مجھے غسل کرنے کا مشورہ دیا ہے، یہ میرے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے آدم! تیرے جسم کے ہر بال کے عوض تجھے ایک ایک سال کی عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جو پانی تیرے جسم پر لگا ہے، اس کے ہر ایک قطرہ سے اللہ تعالی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت کے دن تک عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کا ثواب تجھے ملتا رہے گا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! یہ ثواب صرف مجھے ملے گا؟ یا میری اولاد کو بھی ملے گا؟ اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا: اے آدم علیہ السلام! تیری اولاد میں سے جو مومن ہوں گے جب وہ حلال صحبت کی وجہ سے غسل کریں گے تو ان کے جسم کے ہر بال کے عوض بھی ایک سال کی عبادت کا ثواب ان کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا، اور پانی کا جو بھی قطرہ ان کے جسم پر لگنے کے بعد زمین پر گرے گا، اللہ تعالی اس سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو روز قیامت تک تسبیح اور تہلیل یعنی سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھتا رہے گا، اور اس کا ثواب مرد کو ملے گا۔

اس کے بعد خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور فرمایا کہ: یہ ثواب صرف اسے حاصل ہوگا جو حلال صحبت کے بعد غسل کرے گا مگر جو شخص حرام صحبت اور زنا کے بعد غسل کرے گا تو اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک ایک سال کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے اور پانی کا قطرہ جو بھی زمین پر گرے گا۔ اس سے ایک شیطان کا بچہ پیدا ہوگا اور قیامت کے دن تک اس شیطان کے بچے کا ہر گناہ اس آدمی کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

سبق: معلوم ہوا کہ صحبت حلال باعث برکت و ثواب ہے جبکہ صحبت حرام یعنی زنا

وغیرہ بڑی نحوست اور قہر قہار وغضب جبار میں مبتلا کرنے والا کام ہے (العیاذ باللہ)۔

غسل جنابت میں احتیاط

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

جنابت کی حالت میں آدمی کے جسم کے بال بال کی جڑ میں نجاست آجاتی ہے۔ لہٰذا آدمی کو ہر بال کی جڑ میں پانی پہنچانا چاہیے اور اپنے بالوں کو پانی سے تر کرنا چاہیے۔ اگر ایک بال کی جڑ بھی خشک رہ جائے اور وہاں پانی نہ پہنچے تو قیامت کے دن اس کا جسم آدمی کے ساتھ جھگڑا کرے گا۔ (دلیل العارفین، مترجم، ص: ۲۳)

محدث، جنبی اور حائضہ کا تھوک اور پسینہ پاک ہے

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے فتاوی ظہیریہ میں لکھا دیکھا ہے کہ آدمی کا منہ پاک ہے۔ اگر کوئی آدمی جنبی حالت میں پانی پی لے تو وہ پانی پلید نہیں ہوتا۔ جنبی آدمی (جس پر غسل فرض ہو) اور حائضہ عورت مومن ہو یا کافر، اس کا منہ پاک ہے۔

مزید فرمایا: ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: اگر کوئی شخص جنبی ہو اور موسم گرمی کا ہو اور اسے پسینہ آئے تو کیا اس کا لباس جو پسینہ سے گیلا ہو جائے پلید ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: گیلا ہونے سے لباس پلید نہیں ہو گا حتیٰ کہ اس کا تھوک بھی پاک ہے اگر وہ بھی کپڑے پر لگے تو کپڑا پلید نہیں ہو گا۔ (دلیل العارفین مترجم، ص:۲)

قبرستان میں قہقہ لگانا اور ہنسی مذاق کرنا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں قبرستان میں ہنسنا قطعی منع ہے۔ کیوں کہ قبرستان برکت کی جگہ ہے، لہو ولعب کا مقام نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص قبرستان سے گزرتا ہے تو اہل قبور اسے کہتے ہیں: اے

غافل! اگر تجھے علم ہوتا کہ کونسا مرحلہ تجھے درپیش ہے تو خوف کے مارے تیرے جسم سے گوشت اور پوست دونوں گر پڑتے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی: ایک دفعہ میں حضرت شیخ اوحد کرمانی علیہ الرحمۃ سے سفر کے دوران ''کرمان'' میں ملا وہ بہت ہی بوڑھے تھے اور صاحب نعمت اور مشغول بہ حق بزرگ تھے اور اس قدر مشغول بہ حق تھے کہ میں نے ایسا کوئی اور مشغول بہ حق اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

الغرض جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے انھیں سلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم میں صرف ایک روح ہی باقی تھی اس کے علاوہ جسم پر گوشت پوست نہیں تھا۔ وہ بہت ہی کمزور ہوگئے تھے اور بہت کم باتیں کرتے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس بزرگ سے پوچھوں کہ آپ جو اس قدر ضعیف اور کمزور ہو چکے ہیں، سلوک کے کونسے مقام پر فائز ہیں؟ انھوں نے فوراً میرے اس سوال کو بذریعۂ کشف معلوم کر لیا اور میرے سوال کرنے سے پہلے ہی مجھ سے کہا: اے درویش! ایک دن میں اپنے دوست کے ساتھ قبرستان کے پاس سے گزرا پھر میں ایک قبر کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ میرے دوست نے کوئی ایسی بات کہی کہ میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ اس پر اس قبر سے آواز آئی: اے غافل! جس شخص کو ایسی منزل درپیش ہو اور اسے ایک دن ملک الموت سے واسطہ بھی پڑنا ہو اور قبر میں حشرات اور سانپ بھی ہوں تو پھر اس آدمی کو ہنسی سے کیا کام؟

جوں ہی میں نے قبر سے یہ آواز سنی تو فوراً وہاں سے اٹھا۔ اپنے دوست کو الوداع کہا اور میں اسی دن سے اس غار میں ہوں چناں چہ میں قبر سے آنے والی آواز کی ہیبت سے اسی غار میں اپنا وقت گزار رہا ہوں۔ اور روزانہ قبر کی اسی آواز کو یاد کرتا ہوں۔ آج واقعہ کو چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ میں نے اپنے قہقہے کی شرم سے آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور میں سخت شرمندہ ہوں کہ کل بروز قیامت اللہ تعالی کو اپنا منہ کیسے دکھاؤں گا۔

(دلیل العارفین، ص: ۳۸)

قبرستان میں کھانا پینا منافقوں کا کام ہے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبرستان سے گزر رہے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کے ایک اجتماع کو دیکھا جو قبرستان میں کھانے پینے میں مشغول تھے۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے لوگو! تم منافق ہو یا مسلمان؟ اس اجتماع کو یہ بات ناگوار گزری انھوں نے حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کو سزا دینا چاہی اس پر خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے یہ بات اس لیے کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی قبرستان میں کھائے پیے وہ منافق ہوتا ہے کیوں کہ یہ خوف اور عبرت کا مقام ہے۔ (دلیل العارفین ۴۲/۴۳)

اسلام تلوار سے نہیں صالحین کے کردار سے پھیلا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کے عہد میں عراق کے بادشاہ کو ایک جنگ میں گرفتار کر کے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو عراق کے بادشاہ تم ہی رہو گے اور یہ عراق تمھارے ہی پاس رہے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہونا چاہتا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اما ان الاسلام واما ان السیف یعنی: یا اسلام قبول کرو یا تلوار۔ بادشاہ نے کہا کہ کسی بھی حال میں اسلام قبول نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار اٹھائی تاکہ اسے قتل کرے۔ وہ بادشاہ بہت عقل مند تھا۔ اس نے یہ صورت حال دیکھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ میں پیاسا ہوں، کسی کو کہیں کہ مجھے پانی پلادے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خدمت گار کو پانی لانے کا حکم دیا۔ اس نے شیشہ کے گلاس میں پانی لایا۔ بادشاہ نے کہا میں اس گلاس میں پانی نہیں پیتا۔ آپ نے فرمایا: یہ بادشاہ ہے اسے چاندی کے گلاس میں پانی دو۔ چاندی کے گلاس میں پانی

لایا گیا لیکن اس نے اس گلاس میں بھی پانی پینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مٹی کے برتن میں لائیں۔ پھر مٹی کے پیالے میں پانی لاکر اسے دیا گیا۔

اس نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے یہ وعدہ کرو کہ آپ مجھے یہ پانی پینے سے پہلے قتل نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے پانی پینے سے قبل قتل نہیں کروں گا۔ اس پر بادشاہ نے فوراً پانی کا پیالہ زمین پر پھینک دیا جس سے سارا پانی زمین پر گر گیا۔ پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ جب تک میں یہ پانی نہیں پی لوں گا آپ مجھے قتل نہیں کریں گے تو اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ذہانت اور عقل مندی متاثر ہوئے اور فرمایا کہ میں تجھے امان دیتا ہوں۔

آپ نے اسے ایک نیک اور باصلاحیت ولی کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نیک آدمی کی صحبت نے بادشاہ میں اثر پیدا کیا اور بادشاہ نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے اپنے پاس بلائیے میں مشرف بہ اسلام ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب ہم عراق کی بادشاہی تیرے سپرد کرتے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے جواب دیا: میرے دل میں بادشاہی کرنے کی اب کوئی چاہت نہیں ہے۔ (دلیل العارفین، ص: ۹۰/۹۲)

نہ کتابوں سے نہ کالج کے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوف اور ڈر کس بات کا ہونا چاہیے؟

خواجہ پاک ہندالولی غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ تم جو اتنی عبادت اور ریاضت کرتے ہو اور اپنی نیکیاں عالم آخرت میں بھیجتے ہو پھر تمہیں خوف اور ڈر کس بات کا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے خوف دو باتوں کا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے اللہ تعالیٰ اپنی

بارگاہ سے یہ کہہ کر نہ دھتکار دے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا۔ اور دوسری بات جس کا مجھے ڈر ہے وہ یہ ہے کہ اگر میں نے بوقت وفات اپنے ایمان کو بچا لیا یعنی ایمان پر خاتمہ ہو گیا پھر میری کامیابی متصور ہوگی ورنہ میری ساری زندگی کی نیکیاں اور اعمال ضائع اور اکارت جائیں گے۔

سورہ فاتحہ تمام امراض کی دوا ہے

مفسر اعظم پاکستان مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب سوانح و ارشادات خواجہ غریب نواز میں لکھتے ہیں:

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سورہ فاتحہ کے فضائل و برکات بیان فرماتے ہیں: جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو اگر نماز فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر اس پر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس بیمار کو شفا دے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سورہ فاتحہ ہر درد کو شفا بخشتی ہے۔ (ص:۱۵)

☆☆☆

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات

(۱) عارف محبت میں کامل اس وقت ہوتا ہے جب درمیان سے گفتگو اٹھ جائے۔ ایسا ہو جائے یا دوست رہے یا خود رہے۔ (۲) عارف وہ ہے جو راہ عشق میں کسی کو نہ دیکھے۔ (۳) عارف کا توکل حق کے ساتھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ عالم سکر میں متحیر ہوتا ہے۔ (۴) عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں۔ ان سے تمام عالم منور ہوتا ہے۔ (۵) عارف کا کمال یہ ہے کہ اپنے کو راہ خدا میں جلا دے۔ (۶) راہ سلوک: اس راہ میں بہت سے مرد عاجز اور عاجز مرد ہو گئے۔ (۷) راہ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اٹھا لے۔ (۸) جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہ ہوگی، منزل پر نہ پہنچے گا۔

(۹) عشق کی راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ میں چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں

ملتا۔(۱۰) عاشق: اللہ تعالی کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنھیں اس کی روشنی نے خاموش کر رکھا ہے۔ انھیں عالم موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔(۱۱) صحبت: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت بد کام سے بد تر ہے۔(۱۲) یقین: ایک نور ہے جس سے انسان منور ہوجاتا ہے بعد ازاں محبان ومتقیان میں شامل ہوجاتا ہے۔(۱۳) گناہ: تمھیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار و ذلیل کرنا۔(۱۴) دل: وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدۂ دوست باقی ہو.(۱۵) نسبت: بندہ کو حق تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہیے کہ جو کچھ وہ چاہے قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہیے.(۱۶) کفر: کافر سو برس تک لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہیں۔ لیکن ایک مرتبہ محمد الرسول اللہ کہنے سے صد سالہ کفر دور ہوجاتا ہے (ماخوذ از معین الہند)

☆☆☆

اعتذار

رسالہ ہذا کی ترتیب و تالیف کا کام بڑی جلدی میں ہوا ہے۔
اس لیے کہیں غلطی رہ گئی ہو تو برائے کرم ہمیں مطلع فرمائیں۔
تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کرلی جائے۔(مؤلف)

قارئین کرام سے مؤدبانہ اپیل اور پر خلوص گزارش....!

اسے ضرور پڑھیے....!

غریب نواز مسجد ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت

الحمدللہ! غریب نواز مسجد ملحقہ جامعہ عبداللہ بن مسعود، گلشن کالونی، کولکاتا۱۰۰، خواجۂ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کھلی کرامت ہے جس کی مضبوط اور فلک بوس عمارت عوام و خواص کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ! اس مسجد سے سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے ساتھ ساتھ بعد نماز عصر "درس مسائل دینیہ" اور بعد نماز عشا "درس تفسیر قرآن" کا بالالتزام پروگرام ہوتا ہے۔

لہذا ہمارے محلہ و علاقہ کے عوام سے گزارش ہے کہ ان دونوں درسوں میں ضرور شریک ہوں۔ نیز تمام احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی مسجدوں میں اس طرح کے دینی دروس کا سلسلہ شروع کریں تاکہ عوام الناس کو دین کے مسائل سے واقفیت ہو سکے۔

العارض: محمد اشرف قریشی

سکریٹری غریب نواز مسجد و جامعہ عبداللہ بن مسعود، کولکاتا

غریب نواز مسجد آپ کے تعاون کا منتظر....

غریب نواز مسجد، گلشن کالونی، کولکاتا، کی بیرونی دیواروں پر پلاسٹر کا کام اور وضو خانہ کی تزئین کاری کا کام بڑی تیزی کے ساتھ چل رہا ہے۔ واضح رہے کہ مسجد کی عمارت ۵/ منزلہ ہے جس کے گراؤنڈ اور فرسٹ فلور میں ماربل و فینشنگ کا کام ہو چکا ہے سیکنڈ فلور سے ۵/ویں منزل تک فیشنگ کا کام ہونا ابھی باقی ہے۔

لہذا تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ مسجد کی تعمیری کاموں میں سیمنٹ، بالو، اینٹ اور ٹائلس و ماربل اور خطیر رقم دے کر اپنے لیے اور اپنے مرحومین کے لیے جنت میں گھر بنانے کا سامان کریں۔

العارض: (مولانا) غلام ربانی فیضی

خطیب و امام غریب نواز مسجد جامعہ عبداللہ بن مسعود، کولکاتا

جامعہ عبداللہ بن مسعود کی آواز

جیسا آپ بخوبی جانتے ہیں کہ گذشتہ دو سالوں سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے تمام دینی ادارے خسارے میں ہیں۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ بھی مالی پریشانی ہے، پھر بھی جامعہ نے مسلسل درس و تدریس کے سلسلے کو جاری رکھا اور ساتھ ہی تعمیری کام بھی ہمیشہ سے جاری و ساری ہے ابھی بھی بہت سارے کام باقی پڑے ہیں۔ فی الحال سنٹرل بلڈنگ کی تزئین کاری، تھرڈ فلور میں پلاسٹر اور ساتھ ہی گراؤنڈ فلور میں "امام بخاری دارالحدیث" کی فنشنگ کا کام چل رہا ہے۔

لہذا تمام مسلمانوں سے پر زور گزارش ہے کہ ماہ رمضان کے ساتھ ساتھ دیگر مواقع پر جامعہ کا بھرپور خیال رکھیں۔ اور اس کی تعمیرات کے ساتھ اس کے منصوبہ جات کی تکمیل میں بھی بھرپور تعاون کریں۔ زکوۃ فطرہ صدقات و چرم قربانی کے علاوہ دیگر عطیات سے مدرسہ کی ضروریات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

العارض:

محمد حسان رضا مصباحی ڈائرکٹر جامعہ ہذا و دارالعلوم

خطیب و امام غوث اعظم مسجد، گلشن کالونی، کولکاتا

شہر نشاط کولکاتا کے قلب میں اہل سنت و جماعت کے دو عظیم ادارے

جامعہ عبد اللہ بن مسعود

JAMIA ABDULLAH BIN MASOOD

92 West Chowbhaga, Gulshan Colony, Utter Panchchanna Gram, Kolkata 700100

دار العلوم قادریہ ضیائے مصطفیٰ

DARUL ULOOM QUADRIA ZIYA E MUSTAFA

NOORI MASJID 7/1B, Tilijala Road, Kolkata-700046

Undertaking Of

JAMIA ABDULLAH BIN MASOOD WELFARE TRUST

ACCOUNT DETAILS

A/C Name: U.P.M.A MILLAT ISLAMIA (SBI)

A/C No: 38031663347 Ifsc Code: SBIN0011532

On Google Pay 9433295643 | On Phonepe 9433295643

www.jabm.in / Email:maqalam095@gmail.com

Mobile: 9433295643 | 7003992205

Published By

MAJLIS-E-AS'HAB-E-QALAM

Noori Masjid, 7/1B, Tiljala Road, Kolkata-700046

www.jabm.in / Email:maqalam095@gmail.com

Mobile: 9433295643 | 7003992205